کرایہ کے گھر میں رہنے والی عورت کا دورانِ عدت گھر تبدیل کرنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3220

تاریخ اجراء: 01رجب المرجب1446ھ /04نومبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہمارے رشتہ دار ہیں وہ کرایہ کے گھر میں رہتے ہیں اور ان کی بہو عدت میں ہے انہوں نے گھر تبدیل کرنا ہے کیا وہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا ان کی بہو کو اسی گھر میں ہی عدت مکمل کرنی ہو گی یا گھر تبدیل کرنے پر وہاں بھی کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ: "شوہر کی موت کے وقت، عورت جس مکان میں رہ رہی تھی، اسی مکان میں عدت گزارنا اس پر واجب ہوتا ہے، بغیر شرعی عذر وہ مکان چھوڑ کر دوسری جگہ جانا، جائز نہیں ہوتا۔" لہذا جب تک عورت عدت میں ہے، بلاضرورت وہ مکان تبدیل نہ کرے اور اگر مالکِ مکان، مکان خالی کرنے کا کہتا ہے تو بھی اسے مسئلہ بیان کر کے مہلت لے لی جائے اور اگر مالک مکان کسی طور پر نہیں مانتا یا اتنا کرایہ دینے کی قدرت نہیں ہے یا کوئی اور ضرورت ہے کہ جس کے باعث مکان تبدیل کیے بغیر چارہ نہیں تو عورت قریبی کسی دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "على المعتدة ان تعتد فی المنزل الذی یضاف الیھا بالسکنیٰ حال وقوع الفرقة والموت کذافی الکافی" ترجمہ: معتدہ پر لازم ہے کہ اسی گھر میں عدت گزارے جو جدائی یا موت کے وقت اس کی جائے سکونت تھا، جیسا کہ کافی میں مذکور ہے۔ (فتاوی ھندیه، ج 1، ص 535، دار الفکر، بیروت)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "شوہر کی موت کے وقت بیوی، جس مکان میں رہ رہی تھی اسی میں اس کو عدت گزارنی واجب ہے۔ **اس مکان سے بلاعذر کسی دوسرے مکان میں عدت کیلئے جانا، ناجائز ہے۔**" (وقار الفتاویٰ، جلد 3، صفحہ 206، بزم وقار الدین)

جن ضروریات کی بناء پر عورت دورانِ عدت گھر سے نکل سکتی ہے، اس کی وضاحت تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وتعتدان) ای معتدة طلاق وموت (فی بیت وجبت فیه) ولا یخرجان منه (الا ان تخرج او یتھدم المنزل او تخاف) انھدامه، او (تلف مالھا او لا تجد کراء البیت) ونحو ذلک من الضرورات،

فتخرج لأقرب موضع اليه "یعنی عدت طلاق اور عدت وفات والیاں اس گھر میں عدت گزاریں گی جس گھر میں عدت واجب ہوئی ہے، یہ اس گھر سے نہیں نکل سکتیں، ہاں اگر ان کو نکال دیا جائے یا وہ گھر ہی گر جائے یا گھر گرنے کا خوف ہو یا مال تلف ہونے کا خوف ہو یا گھر کا کرایہ نہ ہو یا اس طرح کی اور کوئی ضرورت ہو تو عدت وفات والی اس گھر کے قریب والی جگہ کی طرف منتقل ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج3، ص536، دارالفکر، بیروت)

ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت ۔۔۔ **آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔**" (بہارشریعت، ج2، حصہ8، ص245، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم